تبصرے

محمد بن عبد الوہاب از مولانا مسعود عالم ندوی۔ تقطیع متوسط۔ ضخامت ۲۲۷۔ طباعت وکتابت بہتر۔ قیمت ۱۲ر پتہ:- دار الاشاعت نشاۃ ثانیہ حیدر آباد دکن۔

اٹھارہویں صدی عیسوی میں دنیائے اسلام پر ایک عام انحطاط طاری تھا۔ اصل اسلامی تعلیمات کی روح یکسر مفقود ہو چکی تھی۔ ہر جگہ بدعات و رسوم واہیہ کا رواج تھا اور انہیں کو اسلام سمجھا جاتا تھا۔ سرزمین نجد کا علاقہ بھی اس عام وبا سے محفوظ نہ تھا۔ اسی زمانہ میں نجد میں شیخ محمد بن عبد الوہاب پیدا ہوئے جنہوں نے قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملک میں توحیدِ خالص کی ترویج و اشاعت اور بدعات و رسوم کا قلع قمع کر دینے کا عزم بالجزم کر کے اپنی زندگی ہی اس کے لیے وقف کر دی۔ چنانچہ اس راہ میں انہوں نے قلم اور تلوار دونوں سے کام لیا اور سخت ترین دشواریوں اور مصیبتوں کے باوجود وہ اپنا کام عزم و استقلال سے کرتے رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آلِ سعود کا حکمراں خاندان شیخ محمد بن عبد الوہاب اور اُن کی تحریک کا پشت و پناہ بن گیا اور اس بنا پر یہ دعوت نجد اور اُس کے اطراف و اکناف میں بڑی شدت سے پھیل گئی اس میں شبہ نہیں کہ شیخ کی تحریک خالص اصلاحی اور مذہبی تھی لیکن خود شیخ اور پھر اُن کے اتباع سے چند ایسی بے اعتدالیاں ہوئیں جنہوں نے اس تحریک اور اُس کے بانی سے متعلق نجد کے علاوہ دنیائے اسلام کے دوسرے گوشوں میں بیزاری پیدا کر دی یہ بیزاری اتنی شدید تھی کہ اُس نے اصلی تحریک و دعوت کی بنیادی اچھائیوں پر بھی پردہ ڈال دیا۔ اسی کا یہ اثر تھا کہ حرمین شریفین کے علما اور اشراف مخالف ہو گئے اور آل سعود میں اور اُن میں متعدد رزم آرائیاں ہوئیں اور آخر کار مصری حکومت بھی میدان میں آئی اور ان سب نے آل سعود کے اقتدار کا خاتمہ کر دیا۔ آل سعود کے سیاسی اقتدار کے ختم ہوتے ہی یہ تحریک بھی ماند پڑ گئی۔ لائق مصنف نے